دل کی بات

۱۴۱۲ھ کا آخری مہینہ ــــــ ایک تأثّر

ذی الحجہ آگیا۔ "حج کا مہینہ"۔ عیدِ قربان اور شہادتِ عثمانؓ کا مہینہ! برکت، رحمت اور سعادت کی علامت! قربانی و ایثار، اخوّت و مُساوات، قوّت و شوکت، عشق و مستی اور اطاعت و بندگی کے بے شمار مَظاہر اور مَناظر کا امین اور پاسدار مہینہ! وُہی مظاہر اور مناظر جو ہمیں اس مہینے میں بکثرت یاد آتے ہیں اور پھر بسُرعت بھول جاتے ہیں۔ آئندہ برس تک کے لئے!۔ تاکہ ہم یوں ہی ہر ختم ہوتے سال کو بہ اطمینان ماضی کی گپھائیں ڈبوتے چلے جائیں۔ سال بھر متاعِ غرور کا سودا کرنے کے بعد کہیں ہم پر اپنے فریبِ سُود وزیاں کی حقیقت نہ کھل جائے۔ اسی لئے ہم کبھی پلٹ کر نہیں دیکھتے، کبھی دور تک نہیں دیکھتے۔ سال کے سال، ماہ کے ماہ، روز کے روز خوش ہو لیتے ہیں، رو لیتے ہیں۔ پر خود فریبی کا طلسم نہیں ٹوٹنے دیتے کہ ہمیں اس کی شکستگی نہیں پختگی عزیز تر ہے اسی لئے اسلام کی تاریخ اور اسلام کی تعلیم بھی ہمیں بہت عزیز ہے۔ اس کے صدّیقین، شہداء اور صالحین پر ہمیں ناز ہے اور ہم ان کے وارث ہیں۔ ہم ــــ ریاکار نمازی، اِفطاری باز روزہ دار، سیاحت و تفریح کے جویا حاجی، زرِ سود پر زکوٰۃ ادا کرنے والے، عید، بقر عید پر اپنے ہی "غریب" بچوں اور بڑوں پر ترس کھانے والے، قربانی کا گوشت، رجب کے کونڈے، شب برأت کے گھرٹے اور ایصالِ ثواب کے مُرغن "جنتی" کھانے کھانے والے! ــــ ہم بہت غمگین ہو جاتے ہیں ۔۔۔ مدینۃ الرّسول کی اوّلین بے حُرمتی، سقوطِ بغداد، سقوطِ غرناطہ اور سقوطِ ڈھاکہ کو یاد کرکے!

اور یوں جب برکت، رحمت اور سعادت کی سب علامتیں ہم میں سمٹ آتی ہیں۔ ایثار، اخوّت، اطاعت اور استقلال کی ساری ایمانی شرطیں پوری ہو جاتی ہیں تو ــــ ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا! یہ کارواں گذشتہ بارہ سو سال سے اسی طرح جادہ پیما ہے۔ کبھی سُست، کبھی تیز، مگر اب تیز تر! کہ اب ہمیں "حج کے مہینے" کے گذر جانے پر بھی قطعاً محسُوس نہیں ہوتا کہ ایک سال اور گذر چکا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ

؎ صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم ۔۔۔ کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

پر ہم "وہ قوم" نہ بھی ہوں گے تو کیا فرق پڑنے گا؟ ــــ کشمیریوں پر کوہِ غم ٹوٹے، افغانیوں کی آزادی کی سحر، شب گزیدہ ہو چکے، بوسنیا کے نوآزاد یوگوسلاوی مسلمانوں کے لئے زمین تنگ اور دنیا تاریک ہو جائے، الجزائر میں خونِ صد ہزاراں سے اُبھرنے والا اُجالا داغ داغ کر دیا جائے، سعودی عرب میں جمہوریت کی جونکوں سے نظمِ مملکت کی اصلاح کروائی جائے، بیتُ المقدس کی آزادی کی بجائے اس کی مُرمّت کے مسئلہ پر رقیبانہ سرگرمی کا مُظاہرہ کیا جائے، اسرائیلی مواصلاتی ستیاروں کا نیا عالمگیر جاسوسی نظام مسلمانوں کے لئے تارِ عنکبوت بن جائے اور ادھر قبلِ مسیح کی وسیع و عریض ایرانی سلطنت

بقیہ ص ہم پر